حضرت سلمان فارسیؓ

ابتدائی حالات:

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔اصل وطن آپ کا فارس ہے۔آپ کا والد آتش پرست تھا۔ پہلے آپ دین مجوس سے بیزار ہوکر دین موسوی میں داخل ہو گئے ۔بعد ازاں دین نصاریٰ اختیار کیا اور شام وروم میں پادریوں کی خدمت میں رہے۔اس راہ میں تکالیف برداشت کیں۔دس مرتبہ مختلف جگہوں پر فروخت ہوئے۔

اخیر راہب جب مرنے لگا تو اس نے آپ کو بشارت دی کہ مدینہ میں پیغمبر آخرالزماں ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا ہے تو ان کا دین اختیار کرنا۔راہب کی ہدایت پر آپ نے مدینہ کی راہ لی ۔راستے میں غلامی کی تہمت میں ایک شخص نے آپ کو گرفتار کر لیا اور بنوقریظہ کے یہودی عثمان بن سہل کے ہاتھ فروخت ہوئے۔

جب رسول اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو ہجرت کے پہلے ہی سال آپ نے دین اسلام اختیار کیا اور حضور ﷺ کی مدد سے پانچویں سال اس یہودی کی غلامی سے آزاد ہو گئے۔''سیرت رسول عربی ﷺ میں مذکور ہے۔آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا:

''سابقین چار ہیں۔میں سابق عرب ہوں۔صہیب سابق روم ہیں۔سلمان سابق فارس ہیں اور بلال سابق حبشہ ہیں''

مقام ومرتبہ:

حضرت سلمانؓ غزوہ خندق اورغزوات مابعد میں شامل ہوئے۔غزوہ احزاب میں جب خندق کھودنے گے تو حضور ﷺ نے خندق مسلمانوں میں تقسیم کر دی۔حضرت سلمانؓ کے بارے مہاجرین وانصار میں اختلاف پیدا ہوا۔ہر ایک فریق کا دعویٰ تھا کہ سلمان ہم میں سے ہیں اس وقت رسول ﷺ نے فرمایا۔

''سلمانؓ من اهل البيت''

سلمانؓ میرے اہلِ بیت میں سے ہے

آپ جلیل القدر صحابہ کرام میں سے اور اصحاب صفہ میں سے ہیں۔آپ ان تین صحابیوں میں سے ہیں جن کی بہشت مشتاق ہے ۔آپ ان چار صحابیوں میں سے ہیں جن کو خدا دوست رکھتا ہے اور اپنے حبیب پاک کو ان کی دوستی کا ارشاد فرماتا ہے۔

آپ ان چار بزرگوں میں سے ہیں جن کی نسبت حضرت معاذ بن جبل نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی کہ ان کے پاس علم تلاش کرنا۔

سادگی وقناعت:

آپ کو حضرت عمر فاروقؓ نے مدائن کا گورنر بنا دیا تھا اور پانچ صد درہم سالانہ آپ کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا جب آپ کو وظیفہ ملتا تو اسے راہ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔ آپ کا کوئی گھر نہ تھا۔ دیواروں اور درختوں کے سایہ میں رہا کرتے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں کہ میں آپ کی سکونت کیلئے گھر بنا دیتا ہوں فرمایا: مجھے گھر کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا جس قسم کا گھر آپ کی طبیعت کے موافق ہے وہ مجھے معلوم ہے فرمایا کہ بیان کر اس نے عرض کیا۔ میں آپ کیلئے ایسا گھر بنا دیتا ہوں کہ جب آپ اس میں کھڑے ہوں تو سر مبارک اس کی چھت سے لگے اور جب پاؤں پھیلائیں تو پاؤں کی انگلیاں دیوار سے جالگیں۔

فرمایا درست ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی گھر تیار کر دیا۔ آپ کے پاس ایک دھاری دار کملی تھی جس کا کچھ حصہ آپ اوڑھ لیتے اور کچھ نیچے بچھا لیتے۔ گوانری کی حالت میں بھی یہی کملی آپ کے پاس رہتی۔

وصال مبارک:

جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو اپنی بیوی سے کہا کچھ کستوری جو تمہارے پاس ہے اسے پانی میں گھول کر میرے سر کے گرد چھڑک دو کیونکہ اب قوم آنے والی ہے جو نہ جن ہے نہ انسان ہے۔ آپ کی بیوی کا بیان ہے کہ میں آپؓ ارشاد بجالائی۔

گھر سے باہر نکلی تو آواز آئی **السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا صاحب رسول ﷺ**

جب میں اندر آئی تو کیا دیکھتی ہوں۔ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے اور آپ ایسے لیٹے ہوئے ہیں گویا سو رہے ہوں۔ آپ کی وفات اڑھائی سو سال کی عمر میں ۱۰ رجب سنہ ۳۳ھ میں شہر مدائن میں واقع ہوئی۔

ارشادات عالیہ

۱۔ آپؓ جب اپنی خادمہ کو کسی کام پر بھیجتے تو بجائے اس کے خود آٹا گوندھتے اور فرماتے ہم اس سے دو کام نہیں لیتے۔

۲۔ مومن کا حال مثل اس بیمار کے ہے جس کے ساتھ اس کا طبیب ہو۔ جو اس کی بیماری اور دوا کو جانتا ہے جب مریض کسی مضر چیز کو چاہتا ہے تو وہ اسے منع کر دیتا ہے اور وہ کہہ دیتا ہے کہ اگر تم اسے کھاؤ گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اسی طرح مومن بہت سی چیزوں کو چاہتا ہے پس اللہ عزوجل اس کو ان سے روک دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے اور بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۔ تعجب ہے طالب دنیا پر جسے موت طلب کرتی ہے۔ تعجب ہے اس غافل پر جس کو فراموش نہیں کیا گیا اور تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جو نہیں جانتا کہ اس کا پروردگار اس سے راضی ہے یا ناخوش۔

۴۔ تو بازار میں سب سے پہلے داخل نہ ہو اور نہ سب سے پیچھے نکل کیونکہ وہ معرکہ شیطان ہے اور وہاں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔

۵۔ آپؓ نے ابوالدارداء سے کہا کہ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے اہل کا تجھ پر حق ہے پس ہر ایک حقدار کو اس کا حق عطا کر۔ پھر وہ دونوں پیغمبر خداﷺ کے پاس آئے اور حضورﷺ سے یہ ذکر کیا حضورﷺ نے فرمایا:

سلمان نے سچ کہا ہے۔